فنِ اسماء الرجال
ائمہ حدیث کا عظیم الشان کارنامہ
سلسلۂ اسناد
فنِ جرح و تعدیل
رواۃ
حدیث پرکھنے کے اصول
اسنادِ عالی
وضعِ حدیث
ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اور جو کچھ کہ دے تم کو رسول پس لے لو اس کو اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اس سے پس باز رہو

فنِّ اسماء الرِّجال

ائمہ حدیث کا عظیم الشّان کارنامہ

(یعنی)

تاریخِ رجال حدیث کی تدوین و تحقیق، کتب اسماء الرجال سے استفادہ کا طریقہ، اہم و مشہور کتب رجال پر تبصرہ و تعارف

مؤلفہ

مولانا تقی الدین صاحب ندوی مظاہری

پروفیسر حدیث جامعۃ الامارات (العین)

بانی و سرپرست

جامعہ اسلامیہ مظفر پور، قلندر پور، اعظم گڈھ، یوپی

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ——— فن اسماء الرجال، ائمہ حدیث کا عظیم الشان کارنامہ
مؤلف ——— ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری
کتابت و ڈیزائن ——— نور الہدیٰ مظاہری اکبرپوری
باہتمام ——— حبیب الرحمن قاسمی استاذ جامعہ ہذا
سن طباعت بار دوم ———
تعداد ——— تین ہزار ۳۰۰۰
ناشر ——— شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ مظفرپور اعظم گڈھ
قیمت ——— پچاس روپے ۵۰

بلالی آرٹ پریس (اردو پرنٹرز) مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی ۲

ملنے کے پتے

1. جامعہ اسلامیہ مظفرپور، قلندرپور، اعظم گڈھ یوپی پن ۲۷۶۳۰۲
2. مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
3. صدیقی کتاب گھر نزد چھتہ مسجد دارالعلوم دیوبند
4. کتب خانہ عزیزیہ، بازار جامع مسجد دہلی

متعمداً لما اعطاهم الله الحفظ العزیز و ان اختلف النقل عنهم عدل الی الترجیح[1]	تو وہ قابل اعتماد ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت زیادہ حفظ کی دولت عطا فرمائی تھی اور اگر ان میں اختلاف ہوگا تو ترجیح کا راستہ اختیار کیا جائیگا۔

اگرچہ مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے اس میں نظر قائم کی ہے کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک حدیث کی کسی متقدم محدث نے تضعیف کی ہے، مگر دلائل و شواہد کی بنا پر علماء متاخرین نے اس کی تصحیح کی ہے، یا اس کے برعکس معاملہ ہے[2] لیکن جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ جرح و تعدیل کا منصب ہر عالم کو بھی نہیں دیا جاسکتا، اسی طرح حدیث کی تصحیح و تضعیف کے فیصلہ کا حق بھی ہر شخص کو نہیں دیا جاسکتا۔

جن کتابوں میں صحیح و حسن و ضعیف ہر طرح کی روایات ہیں، ان سے استفادہ کرنے کے سلسلے میں حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:۔

بالجملة فالسبیل واحد لمن اراد الاحتجاج بحدیث السنن لاسیما سنن ابن ماجة و مصنف ابی بکر بن شیبة و عبدالرزاق مما الامر فیه اشد او بحدیث من المسانید لان هذه کلها لم یشترط جامعوها الصحة والحسن الخ	خلاصہ یہ کہ اس شخص کے لئے ایک ہی راستہ ہے جو کتب سنن بالخصوص سنن ابن ماجہ اور مصنف ابی بکر و مصنف عبدالرزاق (جس کا معاملہ زیادہ دشوار ہے) یا مسانید کی کسی حدیث سے استدلال کرنا چاہے کیونکہ ان کتابوں کے مصنفین نے صحت و حسن کا التزام نہیں رکھا ہے۔

وہ راستہ یہ ہے۔ اگر نقل و تصحیح حدیث کی اہلیت ہے تو ان دونوں (صحیح

---

[1] ظفر الامانی ص ۲۷ [2] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تدریب الراوی ص ۴۸

وحسن) میں سے کسی سے استدلال جائز نہیں جب تک اس کی پوری واقفیت نہ ہو، اور اگر اپنے اندر اہلیت نہیں ہے تو اس میں کسی اہل کی پیروی کرنی چاہیے، ورنہ رات میں لکڑی چننے والے کی طرح ان سے استدلال پر اقدام نہ کرے، کیونکہ غیر شعوری طور پر ہو سکتا ہے کہ حدیث باطل سے استدلال کرنے لگے[1]

بہر حال حدیث کی تنقید و تحقیق صرف ماہرینِ فن ہی کا حق ہے، موجودہ دور میں آزاد خیالی اور معمولی عربی جاننے والوں کے لئے کسی طرح حدیث پر رائے زنی جائز نہیں قرار دی جا سکتی ۔

مولانا عبدالحی لکھنوی تحریر فرماتے ہیں :۔

ولا تبادر تقلید امن لا	جو لوگ حدیث کو نہیں سمجھتے اور اس
یفهم الحدیث ولا اصوله	کے اصول و فروع سے ناواقف ہیں
ولا یعرف فروعه الی	ان کی تقلید جلدی سے نہ کرنے لگو،
تضعیف الحدیث وتوهینه	کہ صرف مبہم اقوال اور غیر مفسر جروح
بمجرد الاقوال المبهمة	سے حدیث کو ضعیف و کمزور قرار
والجروح غیر المفسرة [2]	دے دیا۔

[1] الرفع والتکمیل ص۲۸ [2] الرفع والتکمیل ص۳۸